سوال

(50)اگر شرائط نکاح میں طلاق کا اختیار بیوی کو دے دیا جائے تو؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی (اس کی شادی ایک لڑکے (ف) کے ساتھ ہوئی۔ لڑکی والوں کے مطالبے کی وجہ سے نکاح نامے پر فریقین کی رضا مندی کے ساتھ یہ شرط لکھ دی گئی کہ اس نکاح میں لڑکے (ف) نے لڑکی (س) کو (شریعت کے مطابق) تین طلاق دینے کا حق تفویض کر دیا ہے۔ اس نکاح نامے پر لڑکے اور گواہوں نے دستخط کر دیئے۔

بعد میں ثابت ہوا کہ لڑکا دھوکا باز اور ظالم انسان ہے اور اس نے ایک بد کردار لڑکی سے ناجائز تعلقات قائم کیے اور پھر خفیہ شادی کر لی۔

کیا یہ لڑکی (س) اب اپنے اختیار کو استعمال کر کے اپنے شوہر کو شریعت کے مطابق طلاق دے سکتی ہے؟ (ایک سائلہ سیکم موڑ لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں ایسی صورت میں "أمرک بیدک" کے حکم کی رو سے وہ طلاق کا حق استعمال کر کے ایسے برے شوہر سے نجات حاصل کر سکتی ہے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"إذا قال لامرأته: أمرک بیدک أو استفلحي بأمرک أو وهبها لأهلها فقبلوها فهي واحدة بائنة"

اگر آدمی اپنی بیوی سے کہے تیرا اختیار تیرے ہاتھ میں ہے، یا تم اپنے معاملے میں کامیاب ہو جاؤ یا وہ اس (حق) کو اس بیوی کے گھر والوں کے حوالے کر دے پھر وہ اسے قبول کر لیں تو یہ ایک (طلاق) بائن (نکاح کو ختم کر دینے والی) ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی 9/379ح 9627وسندہ حسن)

ابو الحلال العقیلی رحمة اللہ علیہ (ثقہ) سے روایت ہے کہ وہ (سیدنا) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس وفد میں آئے تو کہا: ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اس کا اختیار دے دیا ہے؟

انھوں نے فرمایا: "فأمرها بیدها" پس اس عورت کا اختیار اس عورت کے ہی پاس ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 565ح 1807وسند صحیح سنن سعید بن منصور 372ح 1615)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو اس کا اختیار دے دیا تو انھوں نے فرمایا: وہ عورت جو فیصلہ کرے گی وہی فیصلہ

ہے پھر اگر وہ دونوں ایک دوسرے کا انکار کریں تو مرد کو قسم دی جائے گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ نسخہ محمد عوامہ 9/58ح18388وسند صحیح نیز دیکھئے سنن سعید بن منصور 1/373ح1620وسندہ صحیح)

یہاں پر چونکہ یہ اختیار نکاح نامے پر شوہر کے دستخطوں اور گواہوں کے ساتھ لکھا ہوا ہے لہٰذا یہاں کسی قسم کے انکار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے کہ وہ عورت جو فیصلہ کرے گی وہی فیصلہ نافذ ہوگا۔ (دیکھئے سنن الترمذی 1178باب ماجاء فی المرک بیدک)

ان آثار کو مد نظر رکھ کر یہی فیصلہ ہے کہ مذکورہ عورت (س) اگر اپنے آپ کو تین طہروں میں تین دفعہ طلاق دے گی تو طلاق نافذ ہو جائے گی اور س اور ف کے درمیان جدائی واقع ہو جائے گی۔

صورت مسئولہ میں س کا شوہر ف پورا حق مہر ادا کرنے اور شروط پورا کرنے کا پابند ہوگا۔

چند مزید فوائد حسب مطالبہ پیش خدمت ہیں۔

1۔ جو عورت اپنے شوہر سے خلع لے لے تو یہ فسخ ہوتا ہے۔ (دیکھئے کتاب الام للامام الشافعی ج5ص114ماہنامہ الحدیث حضرو: 67ص9)

لہٰذا اگر وہ دونوں بعد میں دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو یہ جائز ہے۔ فسخ کا مطلب ہے کہ نکاح (بغیر طلاق کے) ٹوٹ گیا۔

2۔ جو عورت اپنے شوہر سے خلع لے تو اس کی عدت ایک مہینہ ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور آثار صحابہ سے ثابت ہے۔ (دیکھئے سنن الترمذی 1185م الحدیث حضرو68ص8۔7)

3۔ ماں اپنی اولاد (بچے یا بچیوں) کی زیادہ حقدار ہے بشرطیکہ وہ دوسرا نکاح نہ کرے۔

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أنت أحق به مالم تنكحي"

"تو اس بچے کی زیادہ حقدار ہے جب تک تو دوسرا نکاح نہ کرے۔"(سنن ابی داؤد 2276 مستدرک الحاکم 2/207 وصححہ الحاکم دوافقہ الذہبی وھو حدیث حسن مسند احمد 2/182،203)

بعض حالتوں میں بچوں کو اختیار بھی دیا جا سکتا ہے کہ اگر ماں کے ساتھ رہنا چاہیں تو رہیں اور اگر باپ کے ساتھ رہنا چاہیں تو رہیں۔ (دیکھئے سنن ابی داؤد 2277وسندہ صحیح سنن الترمذی 1357وقال حسن صحیح)

4۔ اگر لڑکے یا لڑکی کی طرف سے ایک دوسرے کو دھوکا دیا گیا ہو اور دھوکے کی شادی کی گئی ہو تو حرام فعل اور ایسا کرنے والا گناہ گار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من غشنا فليس منا"

"اور جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔"(صحیح مسلم 101283)

5۔ نکاح کے وقت فریقین جو شرائط طے کریں ان کا پورا کرنا ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِن أَحق الشروط أَن توفوا به ما ستحللتم به الفروج"

"تمام شرطوں میں وہ شرطیں سب سے زیادہ پوری کی جانے کے لائق ہیں جن کے ذریعے سے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔ یعنی نکاح کی شرطیں ضرور پوری کرنی ہوں گی۔" (صحیح بخاری 5151 مترجم مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ج6 ص556)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داماد ابوالعاص بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا تو فرمایا:

"حدّثنی فصدقنی، ووعدنی فوفی لی"

"اس نے میرے ساتھ باتیں کیں تو سچ کہا اور وعدہ کیا تو اسے پورا کیا۔" (صحیح بخاری 3729) وما علینا الا البلاغ (1/فروری 2013ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد3۔ نکاح وطلاق کے مسائل- صفحہ163

محدث فتویٰ